52852-کیا ماہانہ زکاۃ تقسیم کرنی جائز ہے، اور کیا زکاۃ غلہ کی شکل میں دی جا سکتی ہے ؟

سوال

ہم انڈیا کے شہر نیو بمبئی میں رہتے ہیں، اور ہمارے علاقے میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، ہم رمضان المبارک میں زکاۃ اکٹھی کر کے سارا سال فقراء پر نقدی اور غلہ کی شکل میں تقسیم کرتے رہتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

زکاۃ اور فطرانہ کے مال میں سے کفار کو کچھ بھی دینا جائز نہیں، اور انہیں دینے سے انکی ادائیگی بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر کافر تالیفِ قلب والوں میں سے ہو یعنی اگر آپ اسے زکاۃ دینے سے یہ امید رکھتے ہوں کہ وہ اسلام قبول کر لے گا تو پھر اسے دے سکتے ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (39655) اور (21384) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

دوم :

اگر مال میں زکاۃ واجب ہو جائے تو اسے فوری طور پر نکالنا واجب ہے اور اس میں تاخیر جائز نہیں۔

چنانچہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر اس لیے کرتا ہے تا کہ شدید ضرورتمند، زیادہ حقدار عزیز و اقارب میں تقسیم کریگا تو زکاۃ کے تھوڑے سے حصے میں ایسا کرنا جائز ہے، لہذا اگر زیادہ حصہ میں ایسا کریگا تو جائز نہیں ہوگا۔

" المغنی" (290/2)

اور دائمی فتوی کمیٹی سے ایسی تنظیم کے متعلق سوال کیا گیا جو مالداروں سے زکاۃ اکٹھا کر کے تقریبا ایک برس تک کی مدت کے لیے تقسیم کرنے میں تاخیر کرتی ہے، اس دلیل کی بنا پر کہ یہ رمضان وغیرہ کے لیے معاونت کا باعث ہے، تو اس تاخیر کا حکم کیا ہے، حالانکہ زکاۃ دینے والوں نے اپنے وقت پر ہی ہماری ذمہ داری میں ڈال دیا تھا۔

کمیٹی کا جواب تھا :

"اس تنظیم کو اگر مستحق افراد ملتے ہیں تو پھر تنظیم پر اسی وقت زکاۃ تقسم کرنی واجب ہے، اور اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے"

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء" (402/9)

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (13981) کا جواب ملاحظہ کریں۔

لیکن بعض اوقات فقیر اور محتاج کو ایک ہی بار زکاۃ نہ دینے میں مصلحت ہوتی ہے تا کہ وہ وہ ساری زکاۃ ہی خرچ نہ کر بیٹھے اور پھر بغیر مال کے بیٹھا رہے، بلکہ اسے ماہانہ ادائیگی کی جائے گی۔

اس پر عمل کرنے کے لیے ایسا کرنا ہوگا کہ آپ ایسے مالدار لوگ تلاش کریں جو آپ کو ایک برس کی پیشگی زکاۃ دے دیں، تو اس طرح آپ آئندہ برس کی اب جمع کریں، اور پھر یہ زکاۃ ماہانہ قسطوں میں محتاج اور فقراء کو ادا کی جائے، یا پھر آپ مالدار حضرات سے بھی زکاۃ قسطوں میں پیشگی لے کر فقراء کو ماہانہ دے دیں، تو اس طرح زکاۃ واجب ہونے کے بعد فقراء تک پہنچنے میں تاخیر نہیں ہوگی، اور اس کے لیے مالدار حضرات سے افہام و تفہیم کی ضرورت ہے، اور انہیں اس میں مصلحت ہونے پر قائل بھی کیا جائے۔

چنانچہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں : زکاۃ دینے والے کے رشتہ داروں میں ماہانہ قسط وار زکاۃ کی ادائیگی نہیں ہوگی، یعنی زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے کہ انہیں ہر ماہ اس زکاۃ میں سے کچھ نہ کچھ دیتا رہے، لیکن اگر وہ پیشگی زکاۃ نکال کر رشتہ داروں میں یا دیگر مستحقین میں اکٹھی یا قسطوں میں ادا کرے تو ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ اس نے زکاۃ کو وقت سے مؤخر نہیں کیا" انتہی

"المغنی" (290/2)

دائمی فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا میرے لیے فقیر اور محتاج خاندان کو ماہانہ تنخواہ کی صورت میں سال کی پیشگی تنخواہ نکالنا جائز ہے، کہ اسے ہر ماہ ادا کی جائے ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا :

کسی مصلحت اور ضرورت کے پیش نظر سال پورا ہونے سے قبل ایک یا دو برس کی پیشگی زکاۃ نکالنے، اور اسے مستحقین کو ماہانہ ادائیگی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (422/9).

اور رہا مسئلہ غلہ کی صورت میں زکاۃ کی ادائیگی کا تو اس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (42542) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.